السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں کی زیارت، ان کے پاس فاتحہ پڑھنے اور عورتوں کےلیے قبروں کے زیارت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کی زیارت سنت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس کی ممانعت فرما دی تھی مگر بعد میں آپ نے اس کا حکم مرحمت فرمایا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہوا ہے:

(كُنتُ نَهَيْتُكُم عَن زِيَارَةِ القُبُورِ اَلاِ فَزُورُوهَا فانها تذكركم الآخرة» (صحیح مسلم، الجنائز، باب استئذان النبی ربه عزوجل فی زیارة قبر امه، ح: ۹۷۷»

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، تو سنو! اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت تم کو آخرت کی یاددہانی کرانے کا ذریعہ ہے۔''

موت کو یاد کرنے اور عبرت حاصل کرنے کےلیے قبروں کی زیارت سنت ہے۔ انسان جب ان مردوں کی قبروں کی زیارت کرتا ہے جو کل تک زمین کی پشت پر اسی طرح کھاتے پیتے تھے جس طرح یہ کھاتا پیتا ہے، اور وہ بھی دنیا میں لطف اندوز ہوتے تھے اور اب وہ اپنے اپنے اعمال کے مرہون منت ہیں۔ اگر انہوں نے اچھے اعمال کیے ہیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوگا اور اگر برے اعمال کیے ہیں تو برا معاملہ ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ انسان قبر کے پاس جا کر عبرت حاصل کرے، تاکہ اس کا دل نرم ہو اور اس پر رقت طاری ہو، بایں طور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے لگے اور اس طرح وہ اللہ کی نافرمانی کے کام ترک کر کے اس کی اطاعت و بندگی شروع کر دے۔

قبرستان زیارت کی غرض سے جانے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اس کو دعا بھی پڑھے جو اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی تعلیم فرمائی ہے اور وہ دعا یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيكُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِينَ وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون، یرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ، اللھم لا تحرمنا أجرهم، ولا تفتنا بعدهم، واغفرلنا ولھم» (صحیح مسلم، الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور...» ح: ۹۷۴)

''اے مومنو کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں ہم میں سے جو لوگ مرچکے ہیں اور جو ابھی زندہ ہیں بالآخر وہ بھی مر کر جانے والے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ رحم و کرم کا معاملہ فرمائے ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عفو و درگذر عافیت و سلامتی کا سوال کرتے ہیں اے اللہ ہمیں ان کے اجر و ثواب سے محروم نہ رکھ اور ان کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد فتنہ میں بتلا نہ فرما اور ہمیں اور ان کو (مراد قبر کے مکینوں) کو بخش دے۔''

عورتوں کےلیے قبروں کی زیارت کرنا حرام ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ زَائِرَاتِ القُبُورِ، وَالمُتَّخِذِينَ عَلَيهَا المَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ» (سنن ابی داود، الجنائز، باب فی زیارۃ النساء القبور، ح: ۳۲۳۶، وجامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی کراہیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا، ح: ۳۲۰ وسنن النسائی، الجنائز، باب فی اتخاذ السرج علی القبور، ح: ۲۰۴۵، وسنن ابن ماجہ، الجنائز، باب ماجاء فی النھی عن زیارۃ النساء القبور، ح: ۱۵۸۵)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔''

عورت کےلیے قبرستان جانا حلال نہیں ہے بشرطیکہ وہ زیارت کے قصد سے گھر سے نکلے اور اگر وہ زیارت کے قصد کے بغیر قبرستان کے پاس سے گزر رہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ قبرستان کے پاس کھڑی ہوجائے اور اہل قبور کو اس طرح سلام کہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھایا ہے۔ بہرحال قصد زیارت سے گھر سے نکلنے والی عورت اور بلا قصد و ارادہ قبروں کے پاس سے گزرنے والی عورت میں فرق کیا جائے گا کہ جو عورت قبرستان جانے کے قصد و ارادہ سے گھر سے نکلے اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق قرار دے لیا۔ (1) اور دوسری وہ عورت جو اتفاق سے قبرستان کے پاس سے گزر رہی ہو اس کےلئے قبروں کے پاس سے گزرنے اور سلام کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(1) حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے جس روایت کی رو سے عورتوں کا بالقصد زیارت قبور کےلیے جانے کو حرام قرار دیا ہے، وہ سنداً ضعیف ہے۔ بشرطیکہ صحت علماء نے اس کا تعلق ابتدائے اسلام سے بتلایا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں سب کو مطلقاً زیارت سے روک دیا تھا۔ لیکن پھر بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ اس اجازت میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں اور اس اجازت کے بعد دونوں کا زیارت قبور کےلیے جانا صحیح ہے۔ البتہ ایسی عورتوں کےلیے ممانعت ہوگی جو قبرستان جا کر جزع فزع اور بے صبری کا مظاہرہ کریں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ341

محدث فتویٰ